REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تارکا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
محرم سنہ ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ ⁞ ۱۴ احسان ۱۳۴۱ ہش ⁞ ۱۴ جون ۱۹۶۲ء ⁞ نمبر ۱۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے لئے جو سب سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے

ضروری امر یہ ہے کہ ہم تقوےٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے

”ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اُس نے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ وہ خود ہی اِس کا حامی و ناصر ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بنا دے۔ اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی۔ اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں۔ مگر میں پھر یہی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت کے لئے جمع کر لیں تو یہ ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کر سکتے جس قدر پادریوں کے پاس ہے اور اگر اتنا بھی کر لیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا تعالیٰ خوش ہو اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقوےٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا تعالیٰ کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۰-۲۲)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۳ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گزشتہ رات نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل و کرم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۱۳ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ البتہ دو دن سے کمزوری کچھ زیادہ محسوس کر رہے ہیں — احباب جماعت توجہ اور التزام سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بخیریت سنگاپور پہنچ گئے

مبلغ سنگاپور مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بخیریت سنگاپور پہنچ گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کے لئے بیش از بیش خدمات بجالانے کی توفیق بخشے

(وکالت تبشیر ربوہ)

راولپنڈی میں ایک سو بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے خوفناک آندھی

درخت اور کھمبے اکھڑ گئے ـ شہر میں بجلی کی سپلائی بند۔ ایوب ہال میں بجلی کیلئے خاص انتظام کر لیا گیا

راولپنڈی ۱۳ جون۔ راولپنڈی میں کل تیسرے پہر زبردست آندھی آئی جس نے شہر بھر میں کئی درخت اور کھمبے اکھڑ گئے۔ آندھی کی رفتار ۱۲۰ میل فی گھنٹہ تھی جس کی شدت سے بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے اور بجلی کی سپلائی رک گئی۔ بجلی کی سپلائی فیل ہونے اور گرد و غبار سے سارا شہر تاریکی میں ڈوب گیا اور ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ ٹیلی فون کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا اور سڑکوں پر بھی آمد و رفت رک گئی۔

کوئی ساڑھے چار بجے کے قریب آندھی کے بعد بارش شروع ہو گئی۔ ساڑھے پانچ بجے قومی پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس شروع ہونے والا تھا۔ اور اجلاس میں شرکت کے لئے ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ ممتاز شہری اور مقامی صحافی بھی ایوب ہال پہنچے۔ اگرچہ اس آندھی کے باعث کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی لیکن کئی سائیکل سوار اور تانگوں پر سفر کرنے والے لوگ سائیکلوں اور تانگوں سے گر کر زخمی ہو گئے

ایوب ہال کا پریس روم اور پریس گیلری بارش کے باعث ٹپک رہے تھے۔ یہاں بجلی بھی فیل ہو گئی۔ لیکن ۱۵ منٹ بعد ریزرو بجلی کے جنریٹر چلائے گئے تو ہال میں روشنی ہوئی۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۳ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۳ اور کم سے کم ۸۰ رہا۔ کل شام یہاں بہت تیز آندھی آئی۔ اور رات کو کافی دیر تک جھکڑ چلتا رہا۔ اس کے اثر سے ہوا میں کسی قدر خنکی پیدا ہو گئی۔ آج صبح بھی موسم گرد آلود ہے۔ اور گرمی نسبتاً کم ہے۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ جون ۶۲ء

علم را بر تن زنی مارے بود

مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

یعنی علم کا فائدہ اس کے استعمال سے معلوم ہوتا ہے اگر اس کو روحانی نگاہ سے دیکھے تو وہ تیرا یار و مددگار ہوگا اور اگر مادہ پرستی کی طرف لے جائے تو وہ تیرے لئے سانپ بن جائے گا۔ یہی حال حکیم محمد لطیف فتحپوری کا ہے انھوں نے معلوم ہوتا ہے کوئی نفسیات کی کتاب پڑھ لی ہے جو یو حکیں سے مغربی ملحدوں کی تصنیف ہے جس میں کسی ملحد نے واردات روحانی کا تجزیہ اپنے مادہ پرستانہ علم سے کرنے کی کوشش کی ہے۔ حکیم صاحب اب اسی ملحد کی گانٹھ کو لے کر پنساری بننے کا دعوےٰ فرمار ہے ہیں اور ہفت روزہ "ایشیا" میں جو اپنے آپ کو "پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا علمبردار" لکھتا ہے ایک مضمون "خوابوں اور کشفوں کی حقیقت" پر شائع کر رہے ہیں۔

یورپ میں یہ وبا "احیائے علوم" کے عہد میں پھوٹی تھی کہ ہر بات کا تجزیہ صرف مادی علوم کی روشنی میں کیا جائے مگر اہل یورپ نے یہ عقلمندی کی کہ روحانی باتوں کو اپنی تحقیقات کے میدان سے باہر رکھا اور اللہ تعالےٰ کے متعلق "لا ادریت" کا موقف اختیار کیا البتہ بعض داناؤں نے مذہبی حقائق کو بھی ان پیمانوں سے ناپنے کی کوشش کی۔ یہی حال دراصل قریباً اسی زمانہ سے ذرا پہلے مسلمان دانشمندوں کا بھی اسوقت ہوا جب ان میں یونانی فلسفہ کا رجحان پیدا ہوا تھا تاہم اسلام میں سلسلہ مجددین کی برکت سے الحادی نقطۂ نظر پھول پھل نہ سکا۔ مگر مغربی اقوام کے عروج سے مادی نقطۂ نظر دوبارہ خاص کر سر سید کے ذریعہ برصغیر کے مسلمانوں میں بھی در آیا اور اس نے ایسے دانشمند پیدا کر دیئے ہیں جنہوں نے ولایت اور نبوت وغیرہ خالص روحانی اور مابعد الطبعیاتی معاملات کو بھی موجودہ مادیاتی علوم کے اصولوں پر پرکھنا شروع کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچا دی کہ نبوت تک محض اپنے نفس کی گہرائیوں میں ڈوب کر گھڑے گھڑائے اخلاقی اصولوں کے جواہرات نکالنے کی چیز بن کر رہ گئی چنانچہ علامہ اقبال مرحوم اپنی کتاب "الہیات اسلامیہ کی تشکیل جدید" میں فرماتے ہیں:۔

"نوع انسانی کے زمانہ طفولیت میں نفسانی قوت پھولتی پھلتی ہے جس کو میں شعور نبوت کہتا ہوں یہ ایک انفرادی فکر اور پسند کی کفایت کا ذریعہ ہے جس سے گھڑے گھڑائے فیصلے خواہشات اور لائحہ عمل مہیا ہوتے ہیں مگر عقل اور تنقیدی ملکہ کی پیدائش کے ساتھ زندگی خود اپنے فائدہ کے لئے شعور کے غیر عقلی طور کی ساخت اور نشوونما کو جن کے راستے سے انسان ارتقاء کے ابتدائی مراحل میں نفسانی قوت رواں ہوتی ہے روک دیتی ہے .... اسلام میں نبوت اپنی منسوخی کی ضرورت کی دریافت سے اپنے اکمال کو واضح کرتی ہے" یہ ہے نتیجہ

علم را بر تن زنی مارے بود

کا یعنی وہ کلام جس کو تمام مسلمان اللہ تعالےٰ کا کلام مانتے ہیں مادیاتی فلسفہ کی کسوٹی پر گھس کر انسانی طفولیت کا کرشمہ بن جاتا ہے دوسرے لفظوں میں نبوت محض انسانی جہالت کی پیداوار ہے۔ کاش انسان جاہل ہی رہتا اور یہ مغربی فلسفے پڑھ کر اس شاخ ہی کو خیرباد نہ کہہ دیتا جس پر بیٹھ کر طوطی نبوت چہچہاتی رہی ہے اکبر الہ آبادی نے تو کہا تھا۔

مشرق کو ہے ذوق روحانی
مغرب کو ہے شوق جسمانی
کہا منصور نے خدا ہوں میں
ڈارون بولا بوزنا ہوں میں

مگر کیا یہ حیرت ناک نہیں کہ اب خود مشرق ہی میں حکیم فتحپوری جیسی پود نشوونما پا رہی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور صلحاء خلفاء کی خوابوں اور کشوف کا تجزیہ مغربی فرائڈ اور ہیچو قسم پیغمبروں مادہ پرستی کے فرمودات کی روشنی میں کرنا چاہتی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا کشوف اور الہامات کا جو عدیم النظیر تجزیہ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلعم کی روشنی میں اپنی لاجواب تصنیف حقیقت الوحی میں کیا ہے اس کو پڑھے بغیر اور غور کئے بغیر اس کی ہنسی اڑانے کے لئے صفحوں کے صفحے سیاہ کئے جا رہے ہیں اور بعض واقعات کو جو کسی ملحد نے "مذہب کی حقیقت" کے نعوذ باللہ پرخچے اڑانے کے لئے جمع کئے ہیں ان کی مثالیں دے دے کر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقت الوحی کے مقدمہ میں ان انفرادی واقعات کو بھی جن کو حکیم صاحب ملحدی کی گانٹھ سمجھ کر پلّے باندھے پھرتے ہیں اپنی لاجواب توجیہات سے باہر نہیں رہنے دیا اور خواب اور کشف تینوں کی تین اقسام بیان کر کے ایک ایک عقدے کو کھول کھول کر بیان کیا ہے مگر حکیم فتحپوری اس کو تو دیکھتے نہیں اور کسی ملحد کی "نفسیات واردات روحانی" کی ظلمت میں نبوت ولایت اور ہر قسم کے روحانی تجربات کو ایک ہی الحادی لاٹھی سے ہانکتے چلے جاتے ہیں چنانچہ آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

"اب صوفیاء کے سری احوال کی وضاحت کی جاتی ہے اس سلسلہ میں اکثر مثالیں عیسائی سینٹوں (ولیوں) کی پیش کی جائیں گی اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان صوفیاء کے برعکس عیسائیوں نے ان مشاہدات کو حقیقی اور "روح القدس" سے فیضیابی سمجھ کر بڑی شرح و بسط سے پیش کیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پیدا کردہ اس مغالطے کا ازالہ بھی ہو جائے کہ:۔

یہ شرف محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو دنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا (تجلیات الٰہیہ صـ۲۴)

حالانکہ صوفیاء کے غلبہ بے خودی کے مشاہدات جنہیں موصوف نے "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" قرار دیا ہے ہرگز اس عظمت و شان کی چیز نہیں کہ فقط مسلمان صوفیاء کے لئے ہی مخصوص ہو بلکہ دیگر مذاہب فقراء اور سادھو اس "شرف" میں ان کے ساتھ شریک ہیں جیسا کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ نے تصریح فرما دی ہے کہ:۔

استدراج والوں کو بھی احوال و اذواق حاصل ہوتے ہیں اور جہان کی صورتوں کے آئینوں میں کشف، توحید، اور مکاشفہ و معائنہ ان کو ظاہر ہو جاتا ہے اس امر میں حکمائے یونان اور ہند کے جوگی اور برہمن سب برابر ہیں۔

(ایشیا ۱۲ جون لاہور) (مکتوب ۲۸۶ دفتر اول)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا ذکر کر رہے ہیں مگر آپ زیادہ سے زیادہ پہلے اور دوسرے درجے کے ملہموں اور خواب بینوں کو لے بیٹھے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت سے پہلے اور دوسرے درجے کے خواب بینوں کا حال بیان کیا ہے اور صاف لفظوں میں فرمایا کہ ایسے لوگوں کو بڑے بڑے مغالطے لگ جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو رسول اور خدا تک سمجھنے لگتے ہیں پھر آپ نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ بد معاشوں، بدچلنوں حتیٰ کہ کنجروں اور کنجریوں تک کو بھی سچے خواب آ سکتے ہیں یہ وہی بات ہے جو حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات میں کہہ رہے ہیں جس کا حوالہ حکیم فتحپوری نے دیا ہے

جہاں تک مغالطوں کا تعلق ہے تو یہ کس نے کہا ہے کہ لوگوں کو مغالطے نہیں لگتے اور وہ ان مغالطوں کی وجہ سے بڑے بڑے دعوے نہیں کر دیتے جو بعد میں بے اصل ثابت ہوتے ہیں مگر ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر بعض لوگوں کو مغالطے لگ جاتے ہیں تو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ حقیقی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" کوئی چیز ہی نہیں یعنی چونکہ پانی دوسرے کنوؤں میں بھی پایا جاتا ہے اس لئے چاہ زمزم کوئی چیز نہیں اگر آپ کا "ہم منا" اصول مان لیا جائے تو پھر تو نعوذ باللہ "قرآن کریم بھی اللہ تعالےٰ کا کلام ثابت نہیں ہو سکتا اور جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے آپ کے انداز خیال کا تو یہی نتیجہ فی الواقعہ علامہ اقبال مرحوم کے اوپر کے حوالہ سے نکلتا ہے کہ قرآن کریم بھی نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "لاشعوریت" کی پیداوار ہے جس کا اکمال یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ہی قتل کر دیا ہے (نعوذ باللہ من ہذا الخرافات)

ہوئی بلند اذاں مسجد مبارک سے
ہے جوئے نور رواں مسجد مبارک سے
جناں قریب ہے ورنہ سنائی کیوں دیتا
سرود اہل جناں مسجد مبارک سے

دل میں مصنوعی چراغوں سے اجالے نہ کرو
دین و ایماں کو تکلف کے حوالے نہ کرو
تم پہ کھل سکتا نہیں "ختم نبوت" کا جمال
اپنی آنکھوں سے جو اکبر کے تالے نہ کرو

تنویر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب

اپنے مقام کو سمجھو اور صحابیاتؓ کے نمونہ پر چلتے ہوئے دین کیلئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی کوشش کرو

فرمودہ ۴ جون ۱۹۵۰ء بمقام رتن باغ لاہور

(۲)

اس میں ایک طرف تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم میرے ساتھ دعاؤں اور گریہ و زاری میں شامل ہو جاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کا نور ظاہر ہو اور دشمن کی شرارتیں دور ہوں اور جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ اس حکم میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مردوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے تھے بلکہ عورتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے تھے۔ دوسرے

اس میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے

کہ جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہدایت آتی ہے۔ اور اس کی طرف سے نور کا ظہور ہوتا ہے۔ ہمیشہ لوگ اسے پلٹ کر دوسری طرف لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور اچھی چیز کو بگاڑنے لگ جاتے ہیں۔ جب عورتوں کے متعلق یہ نصیحت کی جائے کہ انہیں اخلاق کی حدود کے اندر رہنا چاہیئے اور بے پردگی سے بچنا چاہیئے تو جھٹ انہیں کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیتے ہیں۔ اور جب یہ نصیحت کی جائے کہ عورتوں کو آزادی دینی چاہیئے۔ تو وہ جھٹ انہیں سٹیج پر لے آتے ہیں۔ اور سڑکوں پر بے پردہ پھرانے لگ جاتے ہیں۔ گویا فلق کے مقام پر کھڑے ہونے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتے۔ یا تو پورے دن والی حالت میں چلے جائیں گے۔ یا پوری رات والی حالت میں چلے جائیں گے۔

پو پھٹنے کا مقام

وہ ہوتا ہے جہاں رات اور دن ملتے ہیں مگر اس مقام پر کھڑا ہونے کے لئے نہ مرد تیار ہوتے ہیں اور نہ عورتیں تیار ہوتی ہیں خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ شراب حرام ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس میں کچھ فوائد بھی ہیں۔ اب اس حکم کو سنکر ایک قوم نے کہا کہ جب شراب میں فوائد ہیں تو لاؤ شراب کے مٹکے تا کہ ہم صبح و شام پئیں۔ اور بدمست رہیں اور دوسروں نے کہا کہ جب شراب حرام ہے تو خواہ بیمار مر رہا ہو اور اسے شراب کی ضرورت ہو پھر بھی اسے شراب نہ دو۔ حالانکہ شراب دوائیوں میں پڑتا ہے۔ جتنی ٹنکچرز ہیں سب شراب سے تیار ہوتی ہیں۔ مثلاً وائنم ایپیکاک۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ ٹنکچر آیوڈین وغیرہ سب میں شراب ہوتی ہے۔ گو اس کے صرف چند قطرے ہی ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال شراب

دوائی کے طور پر

انسان استعمال کر سکتا ہے اور شریعت نے اس کی ممانعت نہیں کی، لیکن ایک گروہ نے کہہ دیا کہ شراب دوائی کے طور پر بھی استعمال نہیں کی جا سکتی۔ اور دوسرے نے کہہ دیا کہ مٹکے کے مٹکے پی جاؤ تو کوئی حرج نہیں۔ کچھ مردوں نے تو پردہ کو سرے سے ہی اڑا دیا۔ اور کچھ مردوں نے عورتوں پر اتنا تشدد کیا کہ جب وہ باہر نکلتیں تو انہیں ڈولیوں میں بٹھلاتے بلکہ فخریہ کہا کرتے کہ ڈولی گھر میں آئے گی اور ڈولا مر کر نکلے گا۔

درمیانی مقام

جس پر شریعت قائم کرنا چاہتی ہے۔ اس کو اختیار کرنے کے لئے لوگ تیار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ قل اعوذ برب الفلق ہم تجھ کو ایک نور دینے والے ہیں۔ مگر اس نور کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ کچھ اسے ادھر پھینکیں گے۔ اور کچھ اُدھر پھینکیں گے۔ وسطی مقام جس پر تو کھڑا ہو گا اس پر کھڑے ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ پس اس کے لئے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ اور اس کی مدد سے ایسی کوشش کر کہ لوگ حقیقی توازن کو قائم رکھیں۔ اور افراط اور تفریط کا شکار نہ ہو جائیں۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے اس بارہ میں

ایک رؤیا بھی دیکھا ہے

گزشتہ دنوں جب میں اپنے رؤیا لکھوانے لگا تو یہ رؤیا لکھوانا میں بھول گیا۔ بعد میں مجھے خیال آیا کہ عورتوں میں میری ایک تقریر ہونے والی ہے۔ شاید اللہ تعالےٰ کا یہی منشاء ہے کہ میں سب سے پہلے اس رؤیا کو عورتوں کے جلسہ میں ہی بیان کروں چنانچہ وہ رؤیا میں آج بیان کر دیتا ہوں چند دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے۔ مگر خواب میں میں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا۔ بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے۔ جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔

اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں

کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں، اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں اس کے سینہ پر چڑھ گیا۔ اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں۔ اور جہاں اس کے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے۔ مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے اپنے پیر مار رہا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لئے اپنے پاؤں لمبے کر رہا ہوں۔ اسی دوران میں میں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں۔ "اے عورتو تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کیلئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی۔" میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں ان کو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے۔ نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں۔ اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں کہ میرے پیروں میں اسکی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ گھلنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل گھل گئے۔ پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا۔

اگر اس وقت مرد اور عورت ملکر کام نہیں کریں گے اور اسلام کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکے گا تم کو چاہیئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ واریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔ پھر میں اور زیادہ زور سے کہتا ہوں کہ اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپکو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا ان سے اُسی وقت تک تعلق رہ سکتا ہے جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے کہتے میری آنکھ

آنکھ کھل گئی

حقیقت یہ ہے کہ

ایثار اور قربانی سے ہی حقوق ملا کرتے ہیں اگر قربانی نہ کی جائے اور پھر امید یہ رکھی جائے کہ ہمیں ہمارے حقوق مل جائیں تو یہ ایک نادانی اور حماقت کا خیال ہوگا یہ زمانہ ایسا ہے جس میں یورپ والوں نے تو عورتوں کو اس قدر آزادی دے دی ہے کہ اب اس کے برے نتائج سے وہ چلا رہے ہیں اور اس آزادی نے ان کے نظام تمدن کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے لیکن دوسری طرف مسلمانوں نے اتنی سختی کی ہے کہ عورتوں کی کوئی رائے ہی انھوں نے باقی نہیں رہنے دی اسی وجہ سے ہمارے ملک کی عورت کو یہ عادت پڑ گئی ہے کہ وہ سنی سنائی بات پر یقین لے آتی ہے اور جو کچھ مرد کہتے ہیں مان لیتی ہے خود سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی اب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی لئے بھجوایا ہے کہ ان خرابیوں کا ازالہ ہو اور

عورتوں کو ان کا پھر اصل مقام حاصل ہو

یہ زمانہ حق کا زمانہ ہے جس میں نور پھیٹ رہا ہے اور خدا تعالےٰ کی وحی کے ذریعہ پھر ایک تازہ روشنی کا ظہور ہو رہا ہے اب ساری جماعت میں یہ آواز بلند ہونی چاہیئے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ اسلام اور احمدیت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر تم صرف اسی بات کو کافی سمجھتی ہو کہ تمہارے مرد دین سیکھ رہے ہیں تو تم کبھی بھی اعلیٰ درجہ کی قربانی نہیں کر سکتیں اگر مردوں کا دین تمہارے لئے کافی ہو سکتا ہے تو پھر مردوں کی آزادی بھی تمہارے لئے کافی ہونی چاہیئے اور مردوں کی ترقی بھی تمہارے لئے کافی ہونی چاہیئے پھر تمہارے لئے سوائے تاریک کونوں میں بیٹھنے کے اور کوئی کام نہیں رہے گا لیکن اگر آزادی تمہارے لئے بھی ضروری ہے تو پھر تمہیں بھی اپنے دماغ سے سوچنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور دین کو سمجھنے کی قابلیت پیدا کرنی چاہیئے میں ۱۹۲۴ء میں

جب انگلستان گیا

تو میں نے کتابوں میں پڑھا ہوا تھا کہ جب عورت اور مرد وہاں ریل میں اکٹھے سفر کر رہے ہوں اور عورت کو بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہ ہو تو مرد فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور عورت کو جگہ دے دیتے ہیں ایک دفعہ ہم انڈر گراؤنڈ ریل میں سفر کر رہے تھے ایک دو دوست بھی میرے ساتھ تھے کہ ایک انگریز عورت اندر داخل ہوئی بھیڑ زیادہ تھی اور اس کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ اس کو بٹھانے کے لئے کوئی مرد کھڑا نہ ہوا وہ اسی طرح کھڑی رہی جب گاڑی اور زور سے حرکت میں آتی تو ہلنے کی وجہ سے کبھی وہ ایک طرف گر جاتی اور کبھی دوسری طرف

میں نے یہ نظارہ دیکھا

تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں نے اپنے ایک ساتھی کو کہہ کر اسے جگہ دلا دی جب وہ بیٹھ گئی تو ایک انگریز کہنے لگا ہم نے تو اسے جگہ نہیں دی تھی مگر آپ چونکہ غیر ملک کے ہیں اس لئے آپ نے اسے بٹھا لیا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں عورتوں نے یہ شور مچا رکھا ہے کہ ہم وہی کچھ کریں گی جو مرد کرتے ہیں اب اگر ان کا مطالبہ درست ہے تو جیسے ہم کھڑے ہیں یہ بھی کھڑی رہیں نہ عورتیں ہم کو جگہ دیں اور نہ ہم ان کو جگہ دیں یہ کون انصاف ہے کہ یوں تو مردوں کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتی ہیں اور جب ٹریم میں سوار ہونے کے لئے آتی ہیں تو چاہتی ہیں کہ مرد کھڑے ہو جائیں اور یہ بیٹھ جائیں اگر یہ ہمارے برابر ہیں تو پھر ہماری طرح ہی کھڑی رہیں اب اس کا یہ جواب ہمارے نقطۂ نگاہ سے تو غلط تھا لیکن انکے نقطۂ نگاہ سے صحیح تھا اگر واقعہ میں عورت اور مرد برابر ہیں تو انھیں قربانیاں بھی برابر کی کرنی پڑیں گی اور مردوں کے لئے کوئی وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عورت کے لئے خاص طور پر قربانی کریں لیکن اس گفتگو کا اتنا حصہ ضرور درست تھا کہ اگر عورتیں اپنے حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں تو انھیں ساتھ ساتھ قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب

اُحد کے موقع پر

تشریف لے گئے تو ایک عورت بھی آپ کے ساتھ گئی جو سپاہیوں کو پانی پلاتی اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھی جب لڑائی ختم ہوئی تو صحابہ رضہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ؐ کیا اس عورت کو بھی ہم مال غنیمت میں سے کچھ دے دیں آپؐ نے فرمایا کچھ کا کیا سوال ہے اسے پورا حصہ دو جب یہ جہاد میں شامل ہوئی ہے تو اسے لازماً ویسا ہی حصہ ملے گا جیسے اور سپاہیوں کو ملتا ہے پس عورتوں کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی آزادی کی جدوجہد کرنی چاہیئے مگر یورپ والی آزادی نہیں بلکہ وہ آزادی جو اسلام پیش کرتا ہے کیونکہ یورپ کی آزادی کی بنیاد بے دینی پر ہے اور

اسلام جس آزادی کو پیش کرتا ہے

اس کی بنیاد مذہب اور روحانیت پر ہے بہر حال اگر تم سمجھتی ہو کہ تم دین کی ویسی ہی ذمہ دار ہو جیسے مرد ذمہ دار ہیں تو تمہیں دین کے لئے قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی اور وہ قربانیاں تم اسی وقت کر سکتی ہو جب تم قرآن بھی پڑھو اور حدیث بھی پڑھو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی مطالعہ کرو اور سلسلہ کا لٹریچر بھی دیکھتی رہو تاکہ تمہارے معلومات وسیع ہوں اور تم میں دین کے لئے قربانی کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

اس وقت حالت یہ ہے

کہ مرد تو عام طور پر نمازی ہوتا ہے لیکن عورت نماز کی طرف بہت کم توجہ کرتی ہے یہی حال دوسرے ارکان کا ہے زکوٰۃ کو لے لو تو اس میں کمزوری ہوگی صدقہ و خیرات کو لے لو تو اس میں کمی ہوگی روزہ کو لے لو تو اس کی طرف کم توجہ ہوگی حالانکہ دین جس طرح مردوں کے لئے ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ہے جب تم دینی مسائل پر عمل کرتے میں مردوں کے دوش بدوش چلو گی اور جب تم دین کا اپنے آپ کو ویسا ہی ذمہ دار سمجھو گی جیسے مرد اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہیں تب تم صحیح معنوں میں جنت کی حقدار بن سکتی ہو اور تب خدا بھی کہے گا کہ میری جنت کے مستحق جس طرح مرد ہیں اسی طرح عورتیں بھی اسکی مستحق ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مرد جنت کے اعلیٰ مقام پر ہوگا اور عورت کسی نچلے مقام پر ہوگی تو عورت بھی اس کے پاس رکھی جائے گی اسی طرح اگر عورت اعلیٰ مقام پر ہوگی اور اس کا خاوند ادنیٰ مقام پر ہوگا تو عورت کی وجہ سے اس کے خاوند کو بھی اونچے مقام پر لے جایا جائے گا مگر یہ محض طفیلی مقام ہوگا اور طفیلی مقام کے متعلق شیخ سعدی کا یہ شعر مشہور ہے کہ

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

یعنی اپنے ہمسایہ کی کوشش یا اس کے توسط سے جنت میں جانا تو دوزخ میں جانے سے بھی بدتر ہے اور میں اس کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ اپنے ہمسایہ کا زیر احسان ہو کر جنت میں جاؤں پس

عورت کیلئے یہ ہرگز کافی نہیں

کہ وہ صرف اس بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہے کہ میں اپنے خاوند یا اپنے باپ یا اپنے بھائی کی وجہ سے جنت میں چلی جاؤں گی اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ خود اعلیٰ مقام حاصل کرے تاکہ اور رشتہ دار اس کے واسطہ سے اونچے مقام پر پہنچیں اور خود غور کر کے دیکھ لو کہ ان دونوں میں سے کون بہتر مقام ہے آیا یہ بہتر ہے کہ تم دوسروں کے طفیل جنت کا اعلیٰ مقام حاصل کرو یا یہ بہتر ہے کہ تمہاری وجہ سے دوسروں کو جنت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو اگر تم دوسروں کے طفیل جنت کے کسی اعلیٰ مقام پر پہنچی ہو تو تمہاری آنکھیں ہمیشہ نیچی رہیں گی اور تم سمجھو گی کہ میں اس مقام پر اپنے حق کی وجہ سے نہیں آئی بلکہ دوسرے کی وجہ سے آئی ہوں لیکن اگر تم اپنی جدوجہد اور کوشش سے

اعلیٰ مقام حاصل کرلو

تو تمہاری آنکھیں اونچی ہوں گی اور تم فخر سے یہ کہہ سکو گی کہ میری وجہ سے فلاں فلاں رشتہ دار اس مقام تک پہنچے ہیں یہ اتنا ممتاز اور نمایاں فرق رکھنے والی بات ہے کہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اور غیر تعلیمیافتہ شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ اصل مقام یہی ہے کہ انسان خود اپنی نیکیوں کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل کرے نہ کہ دوسرے کے طفیل ادنیٰ مقام سے ترقی کر کے اعلیٰ مقام تک پہنچے پس تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم اپنے خاوندوں یا رشتہ داروں کی وجہ سے جنت کا اعلیٰ مقام حاصل نہ کرو بلکہ تمہاری وجہ سے تمہارے رشتہ داروں کو اعلیٰ مقام حاصل ہو بے شک انسان خواہ ادنیٰ مقام والا ہو یا اعلیٰ مقام والا آپس کی رشتہ داری کی وجہ سے جنت میں ایک ہی مقام پر رکھے جائیں گے مگر

دونوں کی حیثیتوں میں بڑا فرق ہوگا

ایک بنیئے کی عورت جو سونے سے لدی ہوئی ہوتی ہے اور جس کے کان بندوں کے بوجھ سے لٹک رہے ہوتے ہیں کیا اس کی بھی وہی حیثیت ہوتی ہے جو مارکیٹ میں ایک بنیئے کو حاصل ہوتی ہے

وہ بنیا جب بولتا ہے تو ساری دنیا کان لگا کر سنتی ہے کہ لالہ جی کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے چیزوں کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔

لیکن اس کی عورت باوجود اس کے کہ

سونے کے زیورات سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ مجازی حلقوں میں وہ عزت نہیں رکھتی جو اس کے خاوند کو حاصل ہوتی ہے اس طرح بادشاہ کی بیوی ملکہ کہلاتی ہے اور وہ جہاں جاتی ہے لوگ اس کا استقبال کرتے ہیں۔ لیکن بادشاہ کی خدمات کی وجہ سے جو عزت اس کی ہوتی ہے وہ اس کی بیوی کی نہیں ہوتی۔ لوگ اس کا ادب بھی کرتے ہیں۔ اس کی عزت بھی کرتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کی بیوی ہوتی ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوتا کہ ضرورت کے موقع پر وہ اس سے مشورہ لینے چلے جائیں۔ اس کی عزت محض طفیلی ہوتی ہے۔ اسی طرح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو فوقیت حاصل ہے

وہ آپ کے صحابہؓ یا آپ کی بیویوں کو حاصل نہیں تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے براہ راست بھی دین کے سیکھنے کی کوشش کی اور اس وجہ سے ہمارے دل میں ان کا بڑا احترام ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم آدھا دین عائشہ رضی سے سیکھو یہ کتنا بڑا درجہ ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاصل تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدھا دین تو تم مردوں سے سیکھو لیکن

آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو

بے شک عائشہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام پر نہیں تھیں بلکہ موسیٰؑ اور عیسےٰؑ کے مقام پر بھی نہیں تھیں مگر یہ بھی نہیں تھا۔ کہ انہوں نے خود کوئی کوشش نہ کی ہو اور انہیں جو کچھ حاصل ہوا ہو محض طفیلی طور پر حاصل ہوا ہو۔ انہوں نے اپنی ذات میں عقل سے کام لیا فہم و فراست اور تدبر سے کام لیا اور اس قدر دین میں ترقی کی کہ مرد ان کی تقریریں سنتے اور ان سے مختلف مسائل دینیہ سمجھتے تھے پس یاد رکھو یہ فلق کا زمانہ ہے اور جب پو پھٹتی ہے تو ہر شخص جاگ اٹھتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیداری کا وقت ہے پھر بیدار ہونے کے بعد کوئی تو وضو کرکے نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور کوئی شراب پینے کے لئے شراب خانے کی طرف چل پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنی امت اور جماعت کے لوگوں سے یہ کہہ دے کہ تم فلق والے رب کی پناہ مانگو یعنی بیداری کا وقت آگیا ہے

اب سونے کا زمانہ گذر چکا ہے

پو پھٹ چکی ہے اور لوگ آنکھیں ملتے ہوئے بیدار ہو رہے ہیں۔ تم اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آؤ اور کوشش کرو کہ تمہارا ہر قدم نیکی کی طرف اٹھے خرابی اور بربادی کی طرف نہ اٹھے۔ پھر اس میں دشمن کو بھی چیلنج دیا گیا ہے کہ اس روشنی کے وقت میں تو دنگا اور فساد کرے گا۔ اور اس نور کو مٹانے کی کوشش کریگا مگر یاد رکھ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ تیری شرارتوں اور سازشوں کے باوجود مجھے کامیاب کرے گا۔ اور تو اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

بہرحال اس تازہ رؤیا کی بناء پر جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے میں عورتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں پھر ایک نور ظاہر کیا ہے پھر ایک سورج کا طلوع ہوا ہے جس سے تمام تاریکیاں جاتی رہی ہیں۔ اس لئے

تم اپنے مقام کو سمجھو

اور اپنے اندر نئی بیداری اور نئی زندگی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری ترقی کے لئے بے انتہا مواقع پیدا کئے ہیں تم بھی حضرت عائشہؓ کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ تم بھی حضرت حفصہؓ کی نقل کرنے کی کوشش کرو تم بھی حضرت زینبؓ کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ تم بھی ان صحابیات رضی کی نقل کرنے کی کوشش کرو جنہوں نے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں۔ جس طرح فلق کے موقع پر نمازی نماز کے لئے چل پڑتا ہے اور شرابی شراب کے لئے چل پڑتا ہے۔ اسی طرح تم اس وقت بُرا نمونہ بھی دکھا سکتی ہو۔ اور اچھا نمونہ بھی دکھا سکتی ہو لیکن قُل کے لفظ میں

اس طرف توجہ دلائی گئی ہے

کہ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنی امت کے لوگوں سے یہ کہہ دے کہ تم چونکہ میری امت میں سے ہو اس لئے تم وہ کرو جو میں کہتا ہوں اور تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے احکام کے مطابق ڈھال کر اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور نافع وجود بناؤ۔

—— ☆ ——

مجلس افتاء کے ارکان کی تجدید

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

آئندہ کے لئے تا فیصلہ ثانی مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین مقرر ہوں گے

۱۔ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے
۲۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۳۔ مولوی جلال الدین صاحب شمسؔ
۴۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۵۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۶۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری
۷۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
۸۔ ملک سیف الرحمان صاحب
۹۔ مولوی محمد احمد صاحب جمیل
۱۰۔ سید میر داؤد احمد صاحب
۱۱۔ مرزا رفیع احمد صاحب
۱۲۔ مولوی تاج الدین صاحب
۱۳۔ مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب
۱۴۔ مولوی محمد صدیق صاحب
۱۵۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشرؔ
۱۶۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۷۔ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۸۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
۱۹۔ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
۲۰۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۲۱۔ شیخ محمد احمد صاحب لائل پور
۲۲۔ ملک عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا
۲۳۔ سید میر محمود احمد صاحب
۲۴۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی ممبر ہوں گے۔

۱۔ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۲۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۳۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے ۴۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ بی اے ایل ایل بی

اس مجلس کے صدر مرزا ناصر احمد صاحب۔ نائب صدر شیخ بشیر احمد صاحب و مرزا عبدالحق صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہونگے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کریں

(دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۲/۳

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے چچا جان محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان ایک حادثہ میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ نیز آجکل کاروباری مشکلات اور بعض مقدمات وغیرہ کی وجہ سے سخت پریشانی میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ اور قادیان کے درویشی حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور کرے۔ آمین (غلام سرور ناصر ایس۔ وی ٹیچر سکول شہر ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ میں بہت لمبے عرصہ سے دردوں کی وجہ سے بیمار ہوں اور دل کی بھی بہت تکلیف ہے غشی کے دورے ہوتے ہیں۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم بھی پھول گیا ہے۔ سانس بھی پھول جاتا ہے اور ساتھ مالی پریشانی بھی بہت لاحق ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان و احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ طور پر درخواست ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے تحت مجھے بیماریوں سے شفائے کاملہ عطا فرمائے اور مالی مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین (خاکسار عبدالرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام الدین صاحب مرحوم۔ ڈسکہ خاص)

۳۔ میں طویل عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ میری صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر الدین محمود وزیر آباد)

۴۔ میرے ماموں جان مکرم عبدالقدیر صاحب عاصم عرصہ چار ماہ سے جلدی بیماری کیوجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی و درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک منور احمد جاوید سکرٹری تحریک جدید گنج مغلپورہ)

جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک دلچسپ پیدل سفر کا مقابلہ

۱۵ اپریل میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے سالانہ امتحان کے بعد کی رخصتوں میں ربوہ سے لاہور تک ایک پیدل سفر کا مقابلہ کرایا گیا جسمیں جامعہ احمدیہ کے آٹھ طلبہ نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کی غرض و غایت یہ تھی کہ جامعہ کے طلبہ کے اندر محنت و مشقت کی عادت پیدا ہو اور انہیں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے اور حکمت عملی اور کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے کی مشق ہو۔ کیونکہ ایک مبلغ کو میدان تبلیغ میں ہر قسم کے شدائد اور مشکلات پیش آ سکتی ہیں بلکہ عملاً آتی ہیں جن کا دلیری اور دلجمعی کیساتھ مقابلہ کرنا اس کا اوّلین فرض ہوتا ہے اس مقابلے کا آغاز ۱۷ اپریل صبح آٹھ بجے ہوسٹل جامعہ احمدیہ سے ہوا۔ دعا کے بعد آٹھ طلبا دو دو کر کے پیدل لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ مقابلہ میں شریک ہونے والی ٹیمیں یہ تھیں۔ ۱۔ احمد حسین، محمد صادق۔ ۲۔ محمد اعظم، عبدالسلام۔ ۳۔ عبدالرشید، رشید احمد۔ ۴۔ راجہ نصیر احمد، داؤد احمد۔

سوائے ایک ٹیم کے جس کے ایک رکن راستے میں بیمار ہو گئے تھے باقی سب طلبا راستے کی گرمی بھوک، پیاس، اور تھکن کی تکالیف کو بڑی ہمت سے برداشت کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے لاہور مسجد احمدیہ دہلی گیٹ پہنچ گئے جو ان کی منزل مقصود تھی، اس مقابلہ میں احمد حسین، اور محمد صادق کی ٹیم اوّل آئی۔ اس ٹیم نے ربوہ تا احمدیہ مسجد لاہور کا ۱۰۰ میل کا فاصلہ ۳۴ گھنٹوں میں طے کیا اور دوئم آنے والی ٹیم جو محمد اعظم، عبدالسلام پر مشتمل تھی نے یہ فاصلہ ۵۱ گھنٹوں میں طے کیا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ طلبۂ جامعہ احمدیہ کو عملی جہاد کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے اس کے لئے صحیح رنگ میں تربیت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(محمد اسلم قریشی سیکرٹری ہائیکنگ اینڈ ٹورنگ کلب جامعہ احمدیہ ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ کے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین مقرر کی گئی ہے۔ امتحان ۲۴ جون کی بجائے یکم جولائی بروز اتوار ہوگا۔ اس لئے تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں اور شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست مرکزیہ دفتر میں دس یا پندرہ جون تک بھجوا دیں۔ تاکہ سوالات کے پرچہ جات بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ:۔ تذکرۃ الشہادتین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے

(نائب سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۲۷/۵/۶۲ کو عزیزم محمد صادق پسرم کا نکاح ہمراہ مسماۃ امتہ العزیز بیگم بنت مولانا عبدالحق صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد بمقابلہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر زبدۃ الحکما حکیم عبدالواحد صاحب مانسہرہ کے ذریعہ بمقام ایبٹ آباد پڑھا گیا۔ اور نکاح کے بعد رسم رخصتانہ عمل میں لائی گئی

مورخہ ۲۵/۵/۶۲ کو عزیزم ڈاکٹر اسلم پسرم کی برات بمقام ہوتی ضلع مردان قاضی محمد عمر صاحب آف ہوتی کے ہاں گئی اور دوسری صبح مسماۃ عصمت بی بی بنت ڈاکٹر نوشاد خان صاحب (نواسی قاضی محمد عمر صاحب) کا رخصتانہ عمل میں لایا گیا۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تقریبات کو بابرکت کرے اور نیک اور صالح اولاد جو خادم دین ہو عطا کرے۔ آمین۔ (خاکسار محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ و نائب امیر ضلع ہزارہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور بیمار ہیں۔ ان کے سینہ میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد شعیب ضیا ماڈل ٹاؤن لاہور)

۲۔ میرے والد صاحب قریشی قمر احمد بریلوی ایک ماہ سے معدے کے زخم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (مظفر احمد طالب علم ہم بی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۳۔ برادر گرامی چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر (ڈسٹنگ کنٹرولر لاہور) بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں نیز ان کے چھوٹے بھائی میجر غلام محمد صاحب اقبال اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت

اور درویشان قادیان ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (عبدالشکور ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی)

۴۔ منشی عبدالغفور صاحب کریانہ فروش گولبازار ربوہ کا چھوٹا لڑکا کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب کی خدمت میں بچہ کی کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(عبدالستار محافظ خزانہ ربوہ)

۵۔ میرے والد بابا محمد اسمٰعیل صاحب درویش قادیان بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار سردار احمد منور درویش ورچ میکر ربوہ)

۶۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب انکی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالقیوم از لائلپور)

مجالس انصاراللہ ربوہ کے عہدیداران توجہ فرمائیں

سال رواں کے شروع میں قیادت ہذا کے سلسلہ میں جو ہدایات بھجوائی گئی ہیں ان میں شق ۳ یہ ہے کہ مجالس رضاکارانہ سسٹم پر خیراتی ڈسپنسریاں جاری کریں۔ اس سلسلہ میں زعماء محلہ جات ربوہ فوری طور پر قیادت ہذا کو اطلاع دیں کہ انہوں نے اب تک اس بارہ میں کیا جدوجہد کی ہے اور اگر ابھی تک یہ پہلو تشنۂ تکمیل ہے۔ تو وہ اس کی تلافی کے لئے کیا قدم اٹھاتے ہیں۔ نیز محلہ جات میں جو بھی ڈاکٹر۔ کمپوڈر اور حکماء ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی طریقہ علاج سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کی فہرستیں تیار کرکے تین چار دن کے اندر قیادت ہذا کو بھجوائی جائیں اور ہر نام کے سامنے اندراج ہو کہ مفت معالجہ کے سلسلہ میں وہ ہر روز کتنے گھنٹے یا ہفتہ میں کتنے روز وقف کر سکتے ہیں۔ اور مجلس متعلقہ ایسے اصحاب سے کس طرح استفادہ حاصل کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔

قیادت ہذا ضروری سمجھتی ہے کہ ربوہ کے ہر محلہ کی مجلس انصاراللہ کی طرف سے متعلقہ محلہ کے مکینوں کے لئے گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے لئے روزانہ مفت علاج کی سہولت میسر ہو۔ مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصاراللہ ربوہ سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ کرکے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا ئیں گے۔

(قائد خدمت خلق انصاراللہ مرکزیہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع لاہور۔ ضلع شیخوپورہ اور ضلع لائلپور کی احمدی جماعتوں کے دورہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ و احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ شاہ صاحب موصوف کی ان کے کام میں امداد فرما کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ رسید بک۔ انصاراللہ

مکرم سید غلام حیدر شاہ صاحب زعیم انصاراللہ مونگ ضلع گجرات سے انصاراللہ مرکزیہ کی جاری کردہ رسید بک ۳۲۵ گم ہو گئی ہے۔ لہذا تمام اراکین انصاراللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس گمشدہ رسید بک کے حامل کو چندہ کی کوئی رقم ادا نہ کریں۔

جن صاحب کو یہ رسید بک ملی ہو یا آئندہ ملے وہ اسے ازراہ کرم فوری طور پر دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں واپس بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ ... (قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ایجنٹوں کی ضرورت

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ PREMAX پریمکس سیلنگ فین

ہر لحاظ سے معیاری ـــ اور ـــ قابل اعتماد ہیں

مضبوطی اور عمدگی کے لحاظ سے ملکی صنعت میں ایک قابل قدر اضافہ ہے

پاکستان کے ہر شہر میں ایجنسیاں حاصل کرنیوالے احباب

ہم سے خط و کتابت کریں

منصور الیکٹرک انڈسٹریز فیکٹری ایریا ربوہ

ملک اور عوام کی خوشحالی کے لئے حکومت اور پارلیمنٹ میں تعاون ضروری ہے

اپنے عہدہ کا حلف اٹھانے کے بعد پارلیمنٹ کے سپیکر مولوی تمیز الدین کا خطاب

راولپنڈی ۱۲ رجون قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خاں نے کل اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد ارکان اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک اور اس کے عوام کی خوشحالی اور بہبود کے لئے مقننہ اور انتظامیہ میں تعاون اور ربط نہایت ضروری ہے۔ نمائندہ اداروں کے بغیر عوام اور حکومت میں اتنا بُعد ہو جاتا ہے کہ قومیت کا احساس اور اظہار خیال کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ جو قوم مستقبل پر نگاہ نہیں رکھتی وہ مُردہ ہو جاتی ہے۔

مولوی تمیز الدین نے کہا ہم اس وقت تاریخ کے دوراہے پر ہیں اور ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس میں ترقی اور تباہی کی قوتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ہمیں صرف مادی اقدار پر ہی نگاہ نہیں رکھنی چاہیئے۔ صرف وہی ادارے زندہ رہتے ہیں جن کی بنیاد اخلاقی اقدار پر ہو۔ پاکستان کو داخلی اور خارجی دونوں خطرات کا سامنا ہے ہمارے نظریہ کو بھی زک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قبل ازیں مولوی تمیز الدین کے بطور سپیکر انتخاب کے اعلان کے بعد قومی اسمبلی کے ۱۲۶ ارکان نے اپنی تقاریر میں انہیں خراج تحسین ادا کیا۔

پارلیمانی امور کے ماہر ۷۳ سالہ مولوی تمیز الدین نے کل جمہوریہ پاکستان کی نو منتخب قومی اسمبلی کے سپیکر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ ایوان کے تمام ارکان نے پرزور تالیوں سے اظہار مسرت کیا۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین نے مولوی تمیز الدین سے حلف لیا۔

مولوی تمیز الدین نے ایوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے دو اہم ترین اداروں مقننہ اور انتظامیہ کو ملک اور اس کے عوام کی بہتری اور بہبود کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مقننہ اور انتظامیہ دونوں ادارے عوام اور ملک کی بہتری اور بہبود کو اپنا اصول بنائیں گے مولوی تمیز الدین نے ارکانِ اسمبلی کو یقین دلایا کہ میں جمہوری روایات کو فروغ دینے کے لئے ایک سپیکر کی حیثیت سے پوری کوشش کروں گا لیکن اس کام کے لئے مجھے ہر مرحلہ پر آپ کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔

آپ نے ارکان اسمبلی کو ان کی عظیم ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے کہا عوام کی نمائندگی ایک امانت ہے۔ ہم اپنے فرائض جس طور سے انجام دیں گے اس کے لئے ہمیں خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ مولوی صاحب نے کہا یہ امر باعث مسرت ہے کہ سپیکر کا بہ اتفاق رائے انتخاب کرکے ایک جمہوری روایت قائم کی گئی ہے۔ یہ بات نہ صرف میرے لئے باعث افتخار ہے بلکہ ملک کے اتحاد کی بھی مظہر ہے۔ جسے جغرافیائی پوزیشن یا دوری ختم نہیں کر سکتی اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ محب وطن افراد جو نظریہ پاکستان اور ملک کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکے ہیں ملک کے نظریاتی اتحاد اور عوام کی خیرسگالی کے لئے ایک زبردست طاقت ثابت ہو سکتے ہیں۔ نئی پارلیمان کا قیام قوم کی قوت کا مظہر ہے نمائندہ اداروں کے بغیر حکومت اور عوام ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور یہ حالت ایک عرصہ تک برقرار رہے تو قومیت کا فخر اور اظہار خیال کی خواہش معدوم ہو جاتی ہے انسانی ادارے اور خاص طور پر سرکاری ادارے جامد نہیں ہوتے ارتقا کا قانون اس امر کا متقاضی ہے کہ انتظامیہ اور مقننہ دونوں سرکاری اداروں میں ربط ہو ان اداروں کی جڑیں ماضی میں ہوتی ہیں اور وہ عوام کے مذہبی۔ سماجی و اقتصادی نظریات، خواہشات اور امیدوں کی عکاسی کرتے ہیں جس قوم کی نگاہیں مستقبل پر نہیں ہوتیں وہ مردہ ہوتی ہیں۔ اس اسمبلی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے عوام کی خواہشات اور نظریات کی عکاسی کرے اور اس کام کے لئے نہ صرف حوصلہ اور ذہانت کی ضرورت ہوگی بلکہ بے غرض حکومت کے جذبہ کی ضرورت بھی ہوگی۔ ہم اس وقت تاریخ کے دوراہے پر ہیں موجودہ دور میں ترقی کے بڑے مواقع ہیں لیکن یہ اپنے اندر خوفناک تباہی کے جراثیم بھی رکھتا ہے۔ ہماری نگاہ صرف مادی اقدار پر ہی نہیں ہونی چاہیئے جو مادی اقدار روحانی اور اخلاقی اقدار کی کسوٹی پر کسی ہوئی نہ ہوں وہ بے معنی ہیں۔ جو ادارے صرف مادی اقدار پر نظر رکھتے ہیں وہ جلد یا بدیر صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ صرف وہی ادارے زندہ رہ سکتے ہیں جن کی بنیاد اخلاقی اقدار پر ہو سپیکر کی حیثیت سے میں ٹھوس اور جمہوری روایات کے فروغ کی پوری کوشش کروں گا لیکن اس کام کے لئے مجھے ہر مرحلہ پر آپ حضرات کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔ آپ کے حقوق اور مراعات کے محافظ کی حیثیت سے میں ان حقوق و مراعات کو قائم رکھنے اور ان کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا میری یہ دلی خواہش ہوگی کہ اس ایوان کے تمام ارکان کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں مساوی مواقع ملیں۔ نئے آئین کے تحت مقننہ کی پوزیشن ماضی کی نسبت مختلف ہے۔ اب مقننہ، انتظامیہ سے الگ ہے اور انتظامیہ مقننہ سے الگ ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ملک کی بہتری اور بہبود کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکومت کے یہ دو اہم ادارے آپس میں تعاون اور ربط سے کام کریں۔

جمہوریت کی بحالی نے ہم سب پر زبردست ذمہ داریاں عاید کی ہیں ہم جانتے ہیں کہ عالمی صورتِ حال نہایت سنگین ہے اور امن کو ہر وقت خطرہ لاحق ہے ہمیں خارجی اور داخلی دونوں جانب سے خطرات کا سامنا ہے۔ ہمارے نظریہ کو زک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہمارے اتحاد کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے ہمارے عوام غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ہمارے عوام کا معیار زندگی پست ترین معیار رکھنے والے ملکوں کے برابر ہے ایوان میں کارروائیوں کے دوران ہمیں اس پس منظر کو سامنے رکھنا پڑیگا ملک کے حالات کو درست کرنے اور اسے اسکی شاندار منزل تک پہنچانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

مرغیوں کے ٹیکے

مورخہ ۱۵ $\frac{6}{62}$ بروز جمعہ ۶ بجے صبح ہی مرغیوں کو ٹیکے ہوں گے۔ دو گھنٹے کے اندر اندر احباب ٹیکے لگوا لیں۔

ڈاکٹر عبد الستار شاہ نیشنر
دار الرحمت غربی ربوہ

مزدوروں کو مفت کھانا فراہم کیا جاتا ہے

منگلا ۱۲ رجون۔ منگلا ڈیم کے لئے واپڈا کے تعمیراتی مشیروں کے چیف ریذیڈنٹ انجینئر مسٹر آر۔ ایچ ایڈگنٹن نے کل یہاں کہا کہ منگلا ڈیم کے ٹھیکیداروں نے منصوبے پر کام کرنے والے پاکستانی مزدوروں کی صلاحیت کار بڑھانے کے لئے انہیں دن میں تین مرتبہ مفت کھانا فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانے کی فراہمی کا سلسلہ معقول اجرت کے علاوہ ہے جو پاکستان میں دیگر مقامات پر اجرتوں کے مقابلے میں کسی طرح کم نہیں۔ مزدوروں کو یومیہ کم از کم اڑھائی روپے اجرت دی جاتی ہے۔ منگلا ڈیم کے ٹھیکیداروں کی جانب سے اجرت کی شرحوں اور خوراک کی فراہمی کے بارے میں حالیہ اطلاعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ایڈگنٹن نے کہا کہ میں اجرت اور مزدوروں کے لئے دیگر سہولیات کے سلسلے میں منگلا ڈیم کے ٹھیکیداروں کی پالیسی سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ شروع میں مشکلات کا پیش آنا ایک لازمی امر تھا کیونکہ ملازمت کے متلاشی لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور ان سب کے لئے فوری طور پر ملازمت فراہم کرنا ممکن نہ تھا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وقت آنے پر منگلا ڈیم کے ٹھیکیدار پاکستان کے بہترین آجروں میں سے ثابت ہوں گے۔ آئندہ مواقع کے بارے میں مسٹر ایڈگنٹن نے کہا کہ مٹی کی کھدائی کرنے والی بھاری مشینری منگلا پہنچ رہی ہے اور آئندہ چند ہفتوں کے اندر اس کا استعمال شروع ہو جائے گا۔ اس سے اور بہت سے مزدوروں کے لئے ملازمت کے مواقع پیدا ہو جائیں گے۔

ضروری اطلاع

ہم اپنے کرم فرماؤں کو ان کی سہولت کے لئے آگاہ کرتے ہیں کہ ہماری دکانیں ہفتہ واری تعطیل کے باعث ہر جمعرات کو بند رہا کریں گی نیز ۹ بجے شام کاروبار بند ہو جایا کریں گے۔ احباب تعطیل اور وقت کا خیال رکھیں۔

(دکانداران گول بازار ربوہ)

۱۔ باجوہ کلاتھ ہاؤس
۲۔ حبیب کلاتھ ہاؤس
۳۔ رشید بوٹ ہاؤس
۴۔ عبد الغفور کریانہ مرچنٹ
۵۔ نیو ٹیلرنگ ہاؤس
۶۔ عبد السلام ٹیلرنگ شاپ
۷۔ بشیر جنرل سٹورز
۸۔ نوید جنرل سٹورز
۹۔ پبلک کارنر
۱۰۔ ملک جی برادرز

موسم گرما میں

بچوں کے دستوں۔ بدہضمی۔ سوکھا پن۔ رکی ہوئی نشوونما۔ دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف اور کمزوری کے لئے "بے بی ٹانک" بفضلہ تعالیٰ ایک کامیاب دوا ہے۔ قیمت ایک کورس -/۳

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی کرشن نگر لاہور

مقصدِ زندگی و احکامِ ربانی

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے قومی میزانیہ میں ۱۸ کروڑ ۴۳ لاکھ کی بچت کوئی براہِ راست ٹیکس نہیں لگایا گیا

ربڑ کے جوتے، چپل، ٹرنک، گھی، پنسلیں اور سوئیاں سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دی گئیں

دفاعی اخراجات کے لئے ایک ارب ایک کروڑ نو لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی

راولپنڈی ۱۳ رجون۔ وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کل قومی اسمبلی میں ۶۳-۱۹۶۲ء کا میزانیہ پیش کیا جس میں اٹھارہ کروڑ تینتالیس لاکھ روپیہ کی بچت دکھائی گئی۔ نئے میزانیہ میں کوئی براہِ راست ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ متعدد اشیاء جن میں ربڑ کے جوتے، چپل، ٹرنک، گھی، پنسلیں اور سوئیاں وغیرہ شامل ہیں سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کر دی گئی ہیں۔ چھالیہ اور کھنڈ ساری سے آبکاری محصول ختم کر دیا گیا ہے۔ نئے میزانیہ میں تنخواہ کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے پانچ کروڑ روپیہ اور دفاعی اخراجات کے لئے ایک ارب ایک کروڑ نو لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ نئے سال کے دوران صوبوں کو سرمایہ کاری کی مد سے دو ارب تیس کروڑ پچانوے لاکھ روپیہ کی مالی امداد دی جائے گی۔ گھٹیا قسم کے سگرٹوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا لیکن درمیانہ قسم کے سگرٹوں کی قیمتوں میں ایک پیسہ فی پیکٹ اضافہ کا امکان ہے۔ بیڑی سازی کی صنعت پر آبکاری کی جزوی چھوٹ ختم کر دی گئی ہے۔ نئے میزانیہ میں انکم ٹیکس اور صنعتوں سے متعلق متعدد رعائتیں دی گئی ہیں۔

۶۲-۱۹۶۱ء کے نظرثانی شدہ میزانیہ میں ۲۳ کروڑ کی بچت دکھائی گئی ہے جبکہ قبل ازیں یہ اندازہ بائیس کروڑ اکیاون لاکھ روپیہ تھا۔ نئے میزانیہ میں ریونیو آمدنی کا تخمینہ دو ارب چودہ کروڑ تیس لاکھ روپیہ اور اخراجات کا تخمینہ ایک ارب پچانوے کروڑ اٹھاسی لاکھ روپیہ ہے۔ اس طرح نئے مالی سال کے خاتمہ پر اٹھارہ کروڑ تینتالیس لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ سرمایہ کاری کے میزانیہ میں اخراجات کا اندازہ دو ارب ترانوے کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ ہے اس میں سے ایک ارب ۷۶ کروڑ ۱۷ لاکھ روپیہ غیر ملکی قرضوں اور چھپن کروڑ چھیاسی لاکھ روپیہ غیر ملکی امداد کی صورت میں حاصل ہوگا۔ اس آمدنی میں ریونیو میزانیہ کی اٹھارہ کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ کی بچت بھی شامل ہے۔ ریونیو میزانیہ میں سب سے زیادہ آمدنی محصولات سے ہوگی۔ اس مد سے باسٹھ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ آمدنی ہوگی جبکہ انکم ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس سے آمدنی کا اندازہ ۳۹ کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ ہے۔ نئے مالی سال میں شہری نظم و نسق پر اخراجات کا اندازہ ۶۲-۱۹۶۱ء کی نسبت کم ہے۔ نئے میزانیہ میں اخراجات کا اندازہ ۲۷ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ ہے جبکہ ۶۲-۱۹۶۱ء کے مالی سال میں نظرثانی شدہ اخراجات کا تخمینہ ۲۸ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ہے۔ نئے میزانیہ میں کاروباری آمدنی پر ٹیکس میں بھی رعایت دی گئی ہے۔

نئے میزانیہ میں کئی اشیاء پر مکمل ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ ان میں ربڑ کے جوتے، سلیپر اور چپل، لوہے اور جست کی چادروں کے بنے ہوئے ٹرنک، سوئیاں، سیاہ اور رنگدار پنسلیں، خشک دودھ اور گھی شامل ہیں۔ سیلز ٹیکس ختم کرنے سے آمدنی میں دس لاکھ روپیہ کی کمی ہوگی۔

چھالیہ اور کھنڈ ساری چینی پر سے آبکاری محصول ختم کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ بجٹ میں کھنڈ ساری پر آبکاری محصول میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ گھی، پولٹری (مرغیاں وغیرہ) اور خشک انڈوں کی درآمد پر سود آمدی محصول نہیں لیا جائے گا۔ بیڑیوں کی صنعت کو آبکاری محصول سے جو جزوی استثنا حاصل تھا وہ اب واپس لے لیا گیا ہے۔ اب یہ مد چار ہزار روپیہ سے بڑھا کر چھ ہزار روپیہ کر دی گئی ہے سگرٹوں اور شراب کی درآمد آبکاری کی سطح کے سوا باقی تمام اشیاء پر مہاجر ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ اس ٹیکس کے ختم کرنے سے حکومت کو اکیاسی لاکھ روپیہ کی کم آمدنی ہوگی لیکن چونکہ آباد کاری کا کام مکمل ہو گیا ہے اس لئے اس ٹیکس کو ختم کیا جا رہا ہے۔

محمد علی بوگرہ کی مرکزی کابینہ میں شمولیت کا امکان

راولپنڈی ۱۳ رجون۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر اعظم مسٹر محمد علی بوگرہ کو صدارتی کابینہ میں لیا جا رہا ہے۔ آج انہوں نے صدر ایوب سے ملاقات بھی کی۔ کابینہ کے لئے مشرقی پاکستان سے جن دوسرے اصحاب کا نام لیا جا رہا ہے ان میں نواب حسن عسکری، مسٹر نورالدین، مسٹر صبور، مسٹر فضل القادر چوہدری اور مسٹر وحید الزمان شامل ہیں۔

صدارتی کابینہ کے لئے مغربی پاکستان سے مسٹر یوسف خٹک اور کرنل عبدالغفور ہوتی اسی طرح مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور میر غلام علی تالپور کا نام لیا جا رہا ہے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس کل خلافِ توقع پیر تک ملتوی کر دیا گیا۔ خیال ہے کہ صدر ایوب اس دوران اپنی کابینہ مکمل کر لیں گے۔ تاکہ یہ وزیر بجٹ پر بحث کا جواب دے سکیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

"مالی پالیسیوں کی تشکیل میں فی کس آمدنی کا فرق کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے"

قومی بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر کی تقریر

راولپنڈی ۱۳ رجون۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے آج قومی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہماری آئینی زندگی مالی اعتبار سے سازگار حالات میں شروع ہو رہی ہے۔ یہ سازگار حالات ٹھوس اقتصادی پالیسیوں کا نتیجہ ہیں جن کی تشکیل میں اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ دونوں صوبوں اور صوبہ کے مختلف حصوں میں فی کس آمدنی کا فرق جتنی تیزی سے ممکن ہو، کم سے کم کر دیا جائے۔ چنانچہ مقامی سرمایہ اور زرمبادلہ کو اقتصادی ضروریات کے مطابق اس طرح تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ مقصد جلد از جلد حاصل ہو سکے۔

مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ فی کس آمدنی میں اضافہ کی کوششوں کے باعث ۶۱-۱۹۶۰ء میں پاکستان کی فی کس آمدنی میں چھ فی صد اضافہ ہوا۔ حالانکہ پہلے پانچ سالہ منصوبہ کی مدت میں قومی آمدنی میں اوسطاً ۲ فی صد اضافہ ہوا تھا۔ وزیر خزانہ نے قومی معیشت کے اہم رجحانات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ زرعی اور صنعتی شعبوں میں پیداوار بڑھی ہے اور سرمایہ کاری کی حد میں اضافہ ہوا ہے۔

مشرقی پاکستان کا ریلوے بجٹ

ڈھاکہ ۱۳ رجون۔ مشرقی پاکستان اسمبلی میں صوبائی وزیر خزانہ نے آج ریلوے بجٹ پیش کر دیا۔ سالِ رواں کے لئے ریلویز کی مجموعی آمدنی ۲۸ کروڑ ستانوے لاکھ روپے ہے۔ جس میں تین کروڑ روپے سے زائد بچت دکھائی گئی ہے۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر غلام فاروق نے بھی کل صوبائی اسمبلی سے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ نئے آئین کی تشکیل اسلامی بنیادوں پر کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ آئین ۴ کا مقصد حقیقت پسندانہ طریقہ سے صوبہ کی رفتار ترقی کو تیز کرنا اور اسے مغربی پاکستان کی سطح پر لانا ہے۔

مسٹر کے ایچ خورشید چین جائیں گے

جموں ۱۳ رجون۔ مقبوضہ کشمیر کے ایک اخبار ہندوستان سماچار نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید آئندہ ماہ چین جائیں گے۔

بچے کی شادی پر ایک مخلص دوست کی قابلِ قدر مثال

سیدنا حضرت اقدس فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:-

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

چنانچہ مکرم میاں عبدالسلام صاحب احمدی جیولرز و سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ چنیوٹ کی اطلاع کے مطابق مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل سکنہ چنیوٹ نے اپنے لڑکے عزیز محمد شفیق صاحب کی شادی کی خوشی میں صدقات کی مختلف مدات میں ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے جس میں سے مبلغ دو صد روپیہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کی مد میں عنایت فرمائے گئے ہیں اور یہ رقم آج ۶/۶۲-۱۰ کو داخل خزانہ کروا دی گئی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دیگر احباب بھی اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر ہر خوشی کے موقعہ پر تعمیر مساجد ممالک بیرون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)